مسدسِ غم

مولوی سید رضا محمد نقوی رضاؔ جائسی

کہتا ہے قرآں میں یہ خالق ارض و سما مردہ نہ سمجھو انھیں جو ہیں شہیدِ جفا
مر کے بھی آفاق میں زندہ ہیں وہ باخدا حق کی طرف سے انھیں ملتی ہے آب و غذا
پیش خدا واہ کیا قدر شہیدوں کی ہے
در گہِ حق میں قبول نذر شہیدوں کی ہے

یوں تو جہاں میں رضاؔ گذرے ہیں کیا کیا شہید لاکھوں ہیں آفاق میں بیکس و تنہا شہید
پر ہوئے جس ظلم سے سیدِ والا شہید ایسا ہوا ہے، نہ ہے، اور نہ ہوگا شہید
جانیں ہماری فدا خاصۂ قیوم پر
گذرے ہزاروں ستم بیکس و مظلوم پر

حیف مدینہ کجا اور کجا کربلا گرمیوں کے سخت دن اس پہ سفر کی بلا
آہ وہ بچوں کا ساتھ اور وہ راہِ رضا منزلوں پانی کا قحط، لؤں کا الگ سامنا
سختیوں پر سختیاں راہ میں جھیلے حسینؑ
امتِ جد کے لئے جان پہ کھیلے حسینؑ

جب ہوئے شاہِ زمن وارد کرب و بلا کوفیوں نے نہر پر آہ نہ رہنے دیا
تین شب و روز تک دانہ نہ پانی ملا خویش واقارب سبھی قتل ہوئے بے خطا
مرنے پہ بھی وا دریغ طُرفہ اذیت ملی
غسل و کفن ہی ملا اور نہ تربت ملی

نیزے پہ مظلوموں کے سر بھی چڑھائے گئے لاشے بھی پامال حیف رن میں کرائے گئے
خیمے بھی مہمانوں کے آہ جلائے گئے کھول کے دل ظلم جو ڈھانے تھے ڈھائے گئے
آہ بُری طرح سے عترتِ حیدر لُٹی
کس کا نہ زیور لُٹا کس کی نہ چادر لُٹی

مانا کہ سبط نبیؐ سب کے گنہگار تھے　　اس لئے ان سے عدو برسرپیکار تھے
اصغرِ غنچہ دہن کس کے خطاوار تھے　　عابدؑ بیمار کب لائق آزار تھے
گردنِ بے شیر تو چھیدی گئی تیر سے
دُرّوں کے پوچھو ستم عابدؑ دلگیر سے

خیر نہ یہ بھی سہی مَردوں کی یہ بات تھی　　اہل حرم کی خطا کون سی ہیہات تھی
کون سا دن تھا بھلا کون سی وہ رات تھی　　آل نبیؐ پر نہ جب شدّتِ آفات تھی
اپنے شہیدوں کو بھی رونے نہ پائے حرم
آہ ہوا قید کا حکم برائے حرم

اور بھی طوفان ظلم تھے جو اٹھائے گئے　　اہل حرم در بدر آہ پھرائے گئے
کوچہ و بازار میں کھینچ کے لائے گئے　　رونے پہ مجبوروں کو دُرّ سے لگائے گئے
جتنے مظالم ہوئے عترتِ اطہار پر
ٹکڑے ہو گر سختیاں اتنی ہوں کہسار پر

یہ بھی جفا اک طرف اور جفا دیکھئے　　شام کا دربار اور آلِ عبا دیکھئے
بارہ گلے اک رَسَن ظلم نیا دیکھئے　　تخت کے نیچے سرِ شاہ ہُدیٰ دیکھئے
بیکسی بھی دیکھئے عابدِ بیمار کی
سر کھُلے ماں بہنیں ہیں دین کے سردار کی